السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں وارد الفاظ 'المائلات ممیلات' کا کیا مفہوم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ صحیح مسلم کی حدیث ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"صِنفَانِ مِن أَہلِ النَّارِ لَم أَرَہُمَا بَعدُ: رجال بِأَیدِیہِم سِیَاطٌ کَأَذنَابِ البَقَرِ یَضرِبُونَ بِہَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیلَاتٌ رُءُوسُہُنَّ کَأَسنِمَةِ البُختِ، لَا یَدخُلنَ الجَنَّةَ وَلَا یَجِدنَ رِیحَہَا"

''دو طرح کے لوگ ہیں جو دوزخی ہوں گے، میں نے انہیں نہیں دیکھا ہے۔ ایک مرد ہوں گے، ان کے ہاتھوں میں کوڑے ہوں گے جیسے کہ بیلوں کی دُمیں ہوں، ان سے لوگوں کو مارتے ہوں گے، اور دوسری عورتیں ہوں گی کپڑے پہنے ہوئے مگر ننگی، مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ڈھلکے ہوئے ہوں گے، یہ لوگ جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے اور نہ اس کی خوشبو ہی پا سکیں گے۔'' (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات، حدیث: 2128 ومسند احمد بن حنبل: 355/2، حدیث: 8650 والسنن الکبریٰ للبیھقی: 234/2، حدیث: 3077) یہ روایت الفاظ کے معمولی فرق اور تقدیم وتاخیر کے ساتھ مروی ہے۔

اس میں بہت بڑی وعید ہے جس سے ڈرنا اور بچنا واجب ہے۔

مرد جن کے ہاتھوں میں بیلوں کی دموں کی مانند کوڑے ہوں گے، اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ناحق لوگوں کو مارتے ہوں جیسے کہ پولیس والے یا دوسرے ہوتے ہیں، خواہ وہ اہل حکومت کے حکم سے کریں یا اس کے علاوہ اپنے طور پر۔ حالانکہ حکومت کی بات صرف نیکی اور معروف میں قابل اطاعت ہوتی ہے۔ آپ علیہ السلام کا فرمان ہے: (إنما الطاعة فی المعروف) "اطاعت صرف معروف اور نیکی میں ہے۔''

آپ کا فرمان: ''عورتیں ہوں گی کپڑے پہنے ہوئے مگر ننگی۔'' اہل علم نے اس کی تشریح میں لکھا ہے کہ ''پہنے ہوں گی'' یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں، اور ''ننگی'' ہوں گی۔'' یعنی ان کے شکر سے۔ اللہ کی طاعت گزار نہ ہوں گی۔ اللہ کے انعامات مال وغیرہ پاکر گناہ اور برے کاموں سے باز نہ آتی ہوں گی۔ یہ معنی بھی کیے گئے ہیں کہ ان کا لباس ایسا ہوگا جو انہیں چھپاتا نہ ہوگا، یا تو بہت باریک ہوگا یا اس قدر مختصر ہوگا جس سے پردے کا فائدہ حاصل نہ ہوتا ہوگا۔ اس کے بعد "عاریات" فرمایا کہ ان کا لباس ان کا ستر نہیں ڈھانپتا ہوگا۔

مائلات ' "مائل ہونے والی" یعنی عفت و پاکدامنی سے اور دین میں پختگی اور استقامت سے۔ ان کے گناہ اور نافرمانیاں ان عورتوں کی طرح ہوں گی جو فحش اور بدکاری کی مرتکب ہوتی ہیں۔ یا نمازوں وغیرہ کے فرائض کی' ادائیگی میں انتہائی قاصر ہوں گی۔

ممیلات 'یعنی دوسروں کو اپنے اقوال وافعال اور کردار سے شر اور فساد کی دعوت دینے والی ہوں گی۔ ایمان سے محرومی یا کمزوریِ ایمان کے باعث فواحش کی مرتکب اور دوسروں کو دعوت دیتی ہوں گی۔'

اس حدیث میں درس یہی ہے کہ مختلف قسم کے ظلم وستم اور شر وفساد سے بچنا چاہیئے۔ مرد ہوں یا عورتیں، سب کو اس سے خبردار رہنا ضروری ہے۔

ان کے سر بختی ونٹوں کے ڈھلکے کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ "بعض اہل علم کے بقول یہ عورتیں اپنے سروں پر بال اور لفافے اس طرح سے رکھیں گی کہ ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ بختی اونٹوں" کے دو کوہان ہوتے ہیں، درمیان میں تھوڑا سا فرق ہوتا ہے اور وہ ایک جانب کو جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو اسی طرح یہ عورتیں بھی اپنے سروں کو ان کی طرح بنانے والی ہوں گی۔

آپ کا فرمان "یہ جنت میں داخل نہیں ہوگی" یہ بڑی سخت وعید ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کافر ہوں گی یا ہمیشہ جہنم میں رہیں گی، بشرطیکہ اسلام پر ان کی موت ہوئی ہو، بلکہ اس میں انہیں اور دیگر گناہ گاروں سب کو آگ سے ڈرایا گیا ہے، اور یہ لوگ اللہکی مشیت میں ہیں۔ چاہے تو معاف فرما دے اور چاہے تو عذاب دے، جیسے کہ اللہ عزوجل نے سورة النساء میں دو جگہ فرمایا ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ... ٤٨ ... سورة النساء

''اللہ تعالیٰ اس بات کو ہرگز معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اور اس کے علاوہ کو جس کے لیے چاہے گا معاف فرما دے گا۔''

اور گناہ گار لوگ جو جہنم میں جائیں گے وہ کافروں کی طرح ہمیشہ ہی اس میں نہیں رہیں گے مثلاً قاتل، زانی، اور خودکشی کرنے والا وغیرہ۔ اس کا جہنم میں رہنا کفار کی طرح نہیں ہوگا بلکہ یہ ''خلود'' ایسا ہوگا جو ایک مدت کے بعد ختم ہو جائے گا۔ اہل السنة والجماعة کا مسلک ہے، بخلاف خوارج، معتزلہ اور دیگر ان کی طرح کے اہل بدعت کے کہ وہ انہیں ابدی جہنمی کہتے ہیں۔ صحیح متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے گناہ

گاروں کےلیے کئی بار سفارش فرمائیں گے اور اللہ عزوجل بھی اسے قبول فرمائے گا اور ہر بار آپ کےلیے ایک حد متعین کر دی جائے گی، تو آپ ان لوگوں کو جہنم سے نکالیں گے۔ آپ کے علاوہ دیگر انبیاء و رسل، مومنین، فرشتے اور صغیر السن بچے، یہ سب اللہ کی اجزت سے سفارش کریں گے، اور اللہ تعالیٰ بھی جن اہل توحید کےلیے چاہے گا قبول فرمائے گا۔ اور آخر میں کچھ گناہ گار ایسے بھی ہوں گے جو سابقہ سفارشوں سے وہ جانے والے ہوں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے خاص فضل واحسان سے انہیں بھی نکال دے گا، اور پھر جہنم میں صرف اور صرف کفار ہی رہ جائیں گے جو ہمیشہ ہمیش کےلیے اس میں رہیں گے، جن کے بارے میں فرمایا:

كُلَّما خَبَت زِدنٰهُم سَعيرًا   ٩٧ ... سورة الإسراء

''جب کبھی وہ آگ ہلکی ہونے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔''

اور فرمایا:

فَذوقوا فَلَن نَزيدَكُم إِلّا عَذابًا   ٣٠ ... سورة النبا

''تو چکھو (اپنے کرتوتوں کا وبال) ہم تمہیں عذاب ہی میں بڑھائیں گے۔''

بت پرست کافروں کے بارے میں فرمایا:

كَذٰلِكَ يُريهِمُ اللَّهُ أَعمٰلَهُم حَسَرٰتٍ عَلَيهِم ۖ وَما هُم بِخٰرِجينَ مِنَ النّارِ   ١٦٧ ... سورة البقرة

''اسی طرح اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال دکھائے گا، حسرت دلانے کو، یہ ہرگز جہنم سے نہ نکلیں گے۔''

اور فرمایا:

إِنَّ الَّذينَ كَفَروا لَو أَنَّ لَهُم ما فِى الأَرضِ جَميعًا وَمِثلَهُ مَعَهُ لِيَفتَدوا بِهِ مِن عَذابِ يَومِ القِيٰمَةِ ما تُقُبِّلَ مِنهُم ۖ وَلَهُم عَذابٌ أَليمٌ   ٣٦ ... سورة المائدة

''یقین مانو کہ کافروں کےلیے اگر وہ سب کچھ ہو جو ساری زمین میں ہے، بلکہ اس کے مثل اور بھی ہو، اور وہ اس سب کو قیامت کے دن عذاب کے بدلے فدیے میں دینا چاہیں تو بھی ناممکن ہے کہ ان کا فدیہ قبول کر لیا جائے۔ ان کےلیے دردناک عذاب ہی ہے۔''

اور اس معنیٰ کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طرح سے عافیت دے اور ان کے حال سے محفوظ رکھے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 817

محدث فتویٰ